**اُردومیں فرہنگ نویسی کی روایت:ایک جائزہ**

**یعقوب خان پی ایچ ڈی اسکالر،قرطبہ یونیورسٹی پشاور**

**پروفیسرڈاکٹرسلمان علی چئیرمین ،شعبۂ اردوپشاوریونیورسٹی**

**Abstract:**

A glossary is an alphabetical order of terms in a specific domain of Knowledge with the definitions and explanations of these terms.In recent times,two types of glossary are well known .the first is given at the end of a book and it contains difficult and uncommon. Terms within that books the second type of glossary is a book. In itself that includes a lot of difficult words alongwith their mean Ing with reference to their context.

Keywords: glossary ,alphabetical order ,terms ,reference to the context.

فرہنگ(Glossary):

سیّداحمددہلوی (صاحبِ فرہنگِ آصفیہ) کے بقول''فرہنگ''فارسی لفظ ہے اوربطورِ مؤنث استعمال ہوتی ہے۔اس کے معنوں میں اوّلاََعقل ودانش،دانائی اورثانیاََکتابِ لغاتِ فارسی (فرہنگِ رشیدی،فرہنگِ جہانگیری وغیرہ )ہیں(۱)۔اسی طرح اُردوکے ایک اورکثیرالاستعمال لغت"جامعُ اللُّغات" میں بھی ''فرہنگ'' کامادۂ اشتقاق فارسی زبان ٹھہرایاگیاہے اوراِس کے معنوں میں عقل،ادب اورلغت کی کتابیں شامل ہیں(۲) ۔شیخ محمدلاد نے بھی اپنی کتاب''مؤیدالفضلاء''میں اس لفظ کی تشریح اس طرح کی ہے:

''ادب ودانش وبزرگی ونیزکتابی درعلمِ لغت واُواکثرفارسی باشد''(۳)

یعنی شیخ محمّدلاد بھی اس لفظ کومذکورہ معانوں میں استعمال کرنے کے حق میں ہے۔ ''نورُ اللّغات''کے مطابق لفظ''فرہنگ''میں ف کے اُوپرفتحہ یعنی زبرہے، اس کے معانوں میں عقل ودانش،سمجھ اوردانائی شامل ہیں ۔ یہاں اس لفظ کوفارسی کی ایسی لُغات کے لیے بھی استعمال کیاگیاہے جن میں الفاظ اوراُن کے معانی پرتحقیق کی گئی ہو(۴)۔ڈاکٹرگیان چندنے بھی اپنی شہرۂ آفاق کتاب''تحقیق کافن''میں بھی اس موضوع کوزیرِ بحث لایا ہے۔اُن کے نزدیک ''فرہنگ''سے مراد کسی بھی متن میں موجودمشکل الفاظ ،ضرب الامثال،محاورات اور اصطلاحات کی تشریح ووضاحت ہی ہوتی ہے،اس میں اُن الفاظ ومحاورات کوبھی درج کیاجاتا ہے جوعام مفہوم سے ہٹ کراستعمال کیے جاتے ہیں ۔مزید برآں یہ کہ ان تمام اندراجات کوبلحاظِ حروفِ تہجّی ترتیب بھی دی جاتی ہے(۵)۔اپنی بحث جاری رکھتے ہوئے وہ لکھتے ہیں کہ قدیم ادب (یعنی دکنی ادب کے متون جن میں گنجلک اورثقیل الفاظ کی بھرمارہوتی ہے) کے خاتمے پرفرہنگ ضروردینی چاہیے کیونکہ اس سے اِن متون کے سمجھنے میں بہت مددملے گی ۔اُن کے نزدیک ان فرہنگوں میں مندرجہ ذیل اُمورکاخیال رکھناچاہیے:

(۱) اگلے وقتوں کے مختلف النّوع نثری اورمنظوم داستانوں میں جب بھی کسی چیز اورصورتِ حال کاذکرکیاجاتاتواوہاں ا ُس مخصوص چیزسے متعلق اسی نوعیّت کی کئی دوسری چیزیں بھی بیان کیے جاتے تھے جیسے کہ ملازم،آبی سواریاں گھوڑے اوردربان وغیرہ۔ان میں کئی چیزیں بالکل اجنبی اورنا مانوس لگتی ہیں ۔لہٰذاان کوفرہنگ میں شامل کرنی چا ہیے۔

(۲)مشکل الفاظ کے بعدڈاکٹرگیان چندکے نزدیک اصطلاحات کودوسرے نمبرپررکھتے ہیںسس۔ان قدیم داستانوں اورمثنویوں میں قدیم تہذیب وتمدُّن یعنی کہ رقص،موسیقی،جشن اورسواری وغیرہ کے ناموں کاذکربھی ہے ،لہٰذااُن کی وضاحت بھی بہت ضروری ہے۔اس سلسلے میں وہ پنڈت دیاشنکرنسیمؔ کی مثنوی''گلزارِنسیم''کاایک شعرنقل کرتے ہیں:

وہ پوربی کر کے جو گیا بھیس

جنگلے کی راہ سے گیا دیس

پھروہ (ڈاکٹرگیان چند)مندرجہ بالامصرعوں میں مستعمل پوربی،جوگیا،جنگلہ،دیس کے متعلق بتاتے ہیں کہ یہ مختلف راگوں کے نام ہیں۔

(۳)تیسرے نمبر پرغریب یانامانوس الفاظ آتے ہیں۔یہاں پراُس نے ''باغ وبہار''مرتّبہ رشیدخان کی فرہنگ سے چندالفاظ نقل کیے ہیں:

باعث ہوا۔۔۔۔فرمائش کی

حرامی۔۔۔۔۔۔لٹیرے

روبکارہوا۔۔۔۔ظاہرہُوا

(۴)گیان چندآگے چل کرلکھتے ہیں کہ اجنبی محاورات اورکہاوتیں بھی فرہنگ میں درج کرنی چاہیے۔

(۵)اورسب سے آخرمیں عربی زبان سے وابستہ فقرے،جملے،مصرعے اورقرآنی آیات کوبھی فرہنگ کاحصّہ ہوناچاہیے(۶)

لُغت اورفرہنگ میں فرق:

اگرچہ لغت اورفرہنگ دونوں ایک ہی چیزنظرآتی ہے یعنی دونوں اصطلاحات کاطریقۂ کار کسی لفظ کی وضاحت اورتشریح ہوتاہے ۔تاہم بعض اہلِ قلم نے ان دونوں کے درمیان ایک حدِّفاصل قائم کی ہے۔اس سلسلے میں ذکاؤالدّین شایان لکھتے ہیں:

''لُغت اپنے تمام سیاق وسباق میں عمومیّت کی حامل ہوتی ہے فرہنگ اس کے برخلاف اپنے موضوع کے حدودمیں خصوصیّت کاطرزاختیارکرلیتی ہے۔فرہنگ کسی''شعبہ علم کی اطلاعات''سے تعلق رکھتی ہے''(۷)

اس اقتباس سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ لُغت عمومیّت کی حامل ہوتی ہے ۔ا س میں کسی بھی زبان کے ممکنہ الفاظ بلاتخصیص(قدیم وجدیداور متروک و مستعمل ہرقسم کے الفاظ) ہی لکھے جاتےہیں۔ برخلاف اس کے، فرہنگ خصوصیّت کی حامل ہوتی ہے ۔ اس کاسینہ اتناچوڑاچکلہ نہیں کہ اس میں ہرقسم کے الفاظ سماسکے۔اس میں عمومیّت اوروسعت کی گنجائش نہیں ہے۔ یہاں الفاظ کاانتخاب ایک خاص زاویےسے کیاجاتاہے۔اس میں کسی شعبۂ علم/فن یاکسی مخصوص مضمون کے مشکل الفاظ مصطلحات پرروشنی ڈالی جاتی ہے۔یہ اپنے موضوع کی حدودسے نکل کراپنے لیے کوئی پریشانی یاخطرہ مول لینانہیں چاہتی ۔اس طرح سے ایک فرہنگ نویس کی ذمّہ داریاں بہ نسبت ایک عام لغت نویس کےاوربھی بڑھ جاتی ہیں۔عام طورپرایک لُغت نویس کسی لفظ کے معانی متعیّن کرتاہے تووہ سیاق وسباق سے ہٹ کراِس لفظ کے جملہ معانی ومطالب اپنی لغت میں درج کرلیتاہے جب کہ ایک فرہنگ نویس اسی لفظ کوکسی خاص شعبۂ علم کے دریچے سے دیکھ لیتاہے جہاں اس متعلقہ لفظ کاایک خاص پس منظرہوتاہے اوراسی مخصوص فضامیں اس لفظ کے معانی متعیّن کرنے کی کوشش کرتاہے۔

لُغت اورفرہنگ میں ایک اور فرق یہ بھی پایاجاتاہے کہ جہاں لغت میں کسی لفظ کے بِلاتخصیص تمام معانی درج کیے جاتے ہیں وہاں کسی فرہنگ کومعیاری اورمستندبنانے کے لیے کسی شاعر /ادیب کے ذہنی پس منظرکوبھی ملحوظ نظررکھاجاتاہے۔ایک اچھی فرہنگ کے لیے بنیادی شرط یہ ہےکہ الفاظ کے اندرپوشیدہ معنی سامنے آجائے یعنی یہ کہ مصنف نے یہ لفظ کیوں استعمال کیاہے،اُس کے جذبات کیاہیں اورکیازیرِاستعمال لفظ اُس کے جذبات کی ممکن حدتک عکاسی بھی کرتاہے یانہیں؟اس کامطلب یہ ہواکہ فرہنگ نویس کسی بھی موضوعِ بحث شخص کی ذہنی کیفیّت تک پہنچ کراُسے ٹٹولتاہے،اُس کی شخصیّت کے اُتارچڑھا اوراُلجھنوں کوملحوظِ نظررکھ کرمطلوبہ نتائج اخذکرتا ہے اوریہی چیزایک لغت اورفرہنگ کے درمیان بنیادی فرق ہے۔بقولِ غالبؔ:

آئے ہے بے کسی عشق پہ رونا غالبؔ

کس کے گھر جائے گا سیلاب ِبلا میرے بعد

یہاں عشق اورسیلاب بظاہردومختلف چیزیں ہیں لیکن اس کے باوجودان میں ایک خاص ربط بھی پایاجاتاہے۔یہ وہ سیلاب نہیں جوموسمِ برسات میں دریاؤں میں آتاہے،بلکہ یہ ایک خاص دلّی کیفیّت کا غمّازہے اورشاعرکے شدید جذبے کاترجمان ہے۔عشق واقعی ایک بلاخیزسیلاب ہے جواپنے ساتھ سب کچھ بہاکے لے جاتاہے۔اسی طرح اقبالؔ کے ہاں بھی چنداصطلاحات ہیں جیساکہ ''مردِمومن''کی اصطلاح جوایک نڈر،بے باک،صاحبِ جبرُوت بلکہ اقبالؔ ہی کے الفاظ میں''یااپناگریبان چاک یادامنِ یزدان چاک''جیسی خصوصیات کاحامل ہوتاہے ۔اقبالؔ کایہی مردِمومن عشق کے جذبے سے سرشار ہوجاتاہے تو ایشیا،افریقہ اوریورپ وغیرہ کو روندتاہُوا آگے بڑھتاچلاجاتاہے۔اس کے علاوہ اقبالؔ کے ہاں شاہین،کر گس، خودی،بے خودی اورابلیس کے تصوّرات بھی ملتے ہیں اورجواپنے مخصوص معانی رکھتے ہیں۔

مندرجہ بالابحث سے ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ فرہنگ میں عام لغات کے برعکس مشمولات کے تمام ممکنہ قدیم اورجدیدمعانی سے صرفِ نظرکی جاتی ہے اورصرف وہی معانی اورتشریحات لکھی جاتی ہیں جوادیب کے ذہنی پس منظر سے مطابقت رکھتے ہیں ۔فرہنگ نویس کواس بات سے کوئی سروکار نہیں ہوتاکہ زیرِ نظرمشمولات کے لفظی اورمحاوراتی معانی کیاہیں ؟وہ بس متن کودیکھ کرنتیجہ نکالنے کی کوشش کرتاہے ،اس کے لیے وہ ادبی اورغیرادبی مفاہیم کواپنے سامنے رکھتاہے۔اس زاویے سے جب ہم دیکھتے ہیں توفرہنگ نویسی بہت کٹھن اور مشکل کام نظرآتاہے جوفرہنگ نویس سے غیرمعمولی صلاحیّتوں سے متّصف ہونے کاتقاضاکرتاہے۔

اُردومیں فرہنگ نویسی:

دوسری بہت سی علوم کی طرح فرہنگ نویسی کی ابتدابھی سرزمینِ عرب سے ہوئی جہاں اہلِ فن نے قرآن مجیدکے موضوعات، آیات اورغریب ونامانوس الفاظ کی فرہنگیں تیارکیں۔قرآن مجیدکے بعدحضورؐکی احادیثِ مبارکہ کی بھی مختلف النَّوع فرہنگیں لکھی گئیں(۸)۔یہی روایت عربی سے فارسی اورپھرفارسی سے اُردوکومنتقل ہوئی۔ چنانچہ اُردومیں بھی لغت اورفرہنگ نویسی کی روایت کافی قدیم ہے۔یہ سلسلہ خالقِ باری،لغاتِ گجری اورواحدباری سے شروع ہوکر اورزمانۂ حال کے جدید اُصولوں کے مطابق مرتّب کی گئیں فرہنگوں پرآکرمنتج ہوتاہے۔ہندوستان میں ''فرہنگِ جہانگیری ہی کویہ شرف حاصل ہے جو فرہنگ نویسی کے مسلّمہ اُصولوں کومدِّنظررکھ کر ترتیب دی گئی ۔اس کے مؤلف میرجلال الدّین حُسین ہے اوراس عظیم انسان نے اس فرہنگ کو ۲۴سے زیادہ لغات اورسینکڑوں منظوم ومنثورتصانیف کےمشکل الفاظ اورمحاورات سے مزیّن کیا ہے(۹)۔میرجلال الدّین حُسین ایران کے شہر شیرازمیں پیداہوئے تھے اوراوائل عمری میں ہی ہندوستان تشریف لائے تھے،اکبر اورجہانگیرکے دورِ حکومت میں دربارسے وابستہ ہوئے اوربالآخر ۱۶۲۶ء میں آگرہ میں وفات پاکرپیوستہ زمین ہوگئے۔اس لغت پرمغل بادشاہ اکبرِ اعظم کے زمانےیعنی۱۵۹۵ء میں کام شروع کیاگیااورکئی سالوں کی محنتِ شاقّہ کے بعد ۱۶۰۹ء میں عہدِ جہانگیری میں مکمّل ہوئی۔یہ جہانگیر کے نام سے منسوب بھی ہے۔ اس فرہنگ میں ۲۴ابواب ہیں جن کومزیدذیلی حصّوں (فصلوں) میں تقسیم کیاگیاہے۔اس کے علاوہ مصنّف نے ایک مقدّمہ اورتکملہ بھی دیاہے ۔اس اہم فرہنگ میں کل ۹۸۳۰ اندراجات کے معانی دیے گئے ہیں جن میں ۸۹۶۰ فارسی کے،۶۳۰ عربی کے،۱۴۰ ہندی کے،یونانی ،ترکی اوردوسری مقامی بولیوں کے تقریباَ۱۰۰الفاظ شامل ہیں(۰ا)۔اس کے بعد''فرہنگِ رشیدی'' کی باری آتی ہے جس کے مؤلف مولف عبدالرّشید ہے۔فرہنگِ رشیدی ایک مقدّمے،۲۴ابواب اورخاتمے پرمشتمل ہے۔یہ فارسی زبان کی ایک اہم لغت ہے اوراسے حروفِ تہجّی کے لحاظ سے ترتیب دی گئی ہے۔

اس طرح ''فرہنگِ آنندراج ''جومحمّدپادشاہ شاد کی تالیف ہے ،تین جلدوں پرمشتمل فارسی زبان کی فرہنگ ہے۔اس میں تقریباَپچاس ہزارالفاظ کے معانی درج ہیں۔ فارسی کے علاوہ اس میں دوسری زبانوں جیسےعربی،تُرکی،یونانی،لاطینی،ہندوستانی اوردوسری علاقائی زبانوں کے الفاظ بھی شامل ہیں۔۳۲اَبواب پرمشتمل اس فرہنگ میں الفاظ بلحاظِ حروفِ تہجّی درج ہیں اورہرلفظ کے سامنے مادۂ اشتقاق بھی دیاگیاہے۔الفاظ کی وضاحت کے سلسلے میں وہ مثالیں اور اشعاربھی بطورِ حوالہ لکھ لیتے ہیں(۱ا)۔

فرہنگ نویسی کی اس بحث میں مرزاجان طپشؔ دہلوی(۱۸۱۴ء) کواگر نظرانداز کیا جائے توبڑی ناانصافی ہوگی۔یہ آدمی فکرِ معاش کی تلاش میں سرگرداں گھومتے پھرتے مُرشدآباد(مغربی بنگال،موجودہ بھارت) پہنچ گئے جہاں اُن کی ڈھاکہ کے نواب شمس الدّولہ سے راہ ورَسم پیداہوگئے۔نواب موصوف ہی کی معیّت میں اُنہوں نے ایک فرہنگ''شمس البیان فی مصطلحات الہندوستان''تالیف کی اورجواُن (نواب صاحب) کے نام سے منسوب بھی ہے ۔یہ ۱۷۹۲ء میں تالیف کی گئی اور۱۸۳۹ء میں لکھنؤسے شائع ہوئی(۱۲)۔اس میں فاضل مؤلف نے اُردوالفاظ ومحاورات اورضرب الامثال کی فارسی زبان میں تشریح کی ہے نیز ہرلفظ کی تشریح اُردو اشعار کے حوالے سے کی ہے۔ یہ نہایت مختصرہے اور صرف ۲۹۰ مصطلحات پرمحیط ہے۔

اُردوفرہنگ نویسی کے سلسلے میں انشاء اللہ خان انشاء ایک منفرد مقام رکھتے ہیں۔اُن کی کتاب''دریائے لطافت'' مؤلفہ ۱۸۰۸ء کادُردانۂ چہارم مصطلحاتِ دہلی اوردردانۂ پنجم مصطلحاتِ زنانِ دہلی کے لیے مختص ہے۔اسی طرح نواب سعادت یارخان رنگین نے دیوانِ ریختی(۱۸۲۸ء)کی ابتدامیں چندضروری مشکل محاورات اورمصطلحات کواورامام بخش صہبائی نے ''رسالۂ قواعدصرف ونحواُردو''میں اُردوضرب الامثال پربحث کی ہے۔لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہےکہ ان مذکورہ کتابوں کے یہ ابواب مختلف موضوعات پرمبنی کتابوں کاصرف ایک حصّہ ہے۔اس لیے ان میں وہ امتیازاورخصوصیّت پیدانہیں ہوسکتی جوکسی موضوع پرمبنی ایک باقاعدہ کتاب (فرہنگ)کے شایانِ شان ہے۔ہاں!اس سلسلے میں بطورِ فرہنگ اگرکسی باقاعدہ کتاب کی مثال دی جاسکتی ہے تو وہ ''مخزنِ فوائد''ہے جونیازعلی بیگ نکہتؔ دہلوی کی تالیف ہے اورشمس البیان کے۵۴سال بعدیعنی۱۸۴۵ء میں لکھی گئی(۱۳)۔ڈاکٹرمحمّدذاکرحسین کویہ اعزازحاصل ہے کہ اُنہوں نے اس کوازسرِنومرتّب کیاہے۔اس کتاب کی خصوصیّت یہ ہے کہ اس میں الفاظ تین اقسام(اصطلاحات،محاورات اورامثال)میں منقسم ہیں اور بطورِ حوالہ اشعاربھی درج کیے گئے ہیں۔ اس میں ۲۸۵۸اِصطلاحات،۱۱۶محاورات،۱۱۸ اَمثال اوربدون ذکراصطلاح وغیرہ ۱۲۸ الفاظ درج ہیں۔کُل مِلا کے یہ ۳۲۲۰اَلفاظ بنتے ہیں (۱۴)۔

مخزنِ فوائدکے کوئی ۴۳ سال بعدسیّداحمددہلوی نے'' فرہنگِ آصفیہ'' کی تالیف کی۔سیّداحمددہلوی ایک طویل عرصے تک ڈاکٹرفیلن کے ساتھ کام کیاجو اُس زمانے میں ایک اُردوانگریزی لغت لکھ رہے تھے۔اُس کے ہوتے ہوئے مولوی صاحب کوبھی اُردوکی ایک مستند فرہنگ مرتّب کرنے کاخیال آیا۔یہ اُن کی کوششوں کانتیجہ ہے کہ فرہنگِ آصفیہ چارجلدوں پرمشتمل آج ہمارے سامنے استنادکادرجہ لیے موجود ہے۔ اس کی پہلی دوجلدیں ۱۸۸۸ء،تیسری جلد۱۸۹۲ء جبکہ آخری اور چوتھی جلد۱۹۰۲ء میں شائع ہوگئی(۱۵) ۔اس میں ۶۰ ہزارسےزائدعربی، فارسی،ترکی، سنسکرت، انگریزی اوراُردومیں مستعمل دوسری زبانوں کے الفاظ مندرج ہیں۔ اس میں الفاظ کے مادۂ اشتقاق بھی درج ہے اوریہ بھی بتایاگیاہے کہ فلاں لفظ مذکّرہے یامؤنث۔ مقامی رسم ورِواج،تہواروں،میلوں ٹھیلوں،ضرب الامثال ،علمی وفنّی مصطلحات ،قلعۂ معلٰی کی بیگماتی زبان،ضلع جُگت،پھبتیوں،کہہ مکرنیوں ،فقیروں اورسودے بازوں کی آوازوں سمیت اُردوزبان کے آغازوارتقاجیسے موضوعات کاایک بیش بہاخزانہ ہے۔ ا ُردو فرہنگ نویسی کے لیے بابائے اُردومولوی عبدالحق (۲۰ اپریل ۱۸۷۰ء۔۱۶اَگست ۱۹۶۱ء) کی خدمات بھی قابلِ قدر ہیں۔اُنہوں نے مختلف موضوعات پرفرہنگیں مرتّب کرواکر انجمنِ ترقیٔ اُردوسے شائع بھی کروائیں۔ اس بارے میں پہل مولوی ظفر الرّحمٰن دہلوی نے کی جنہوں نے ''فرہنگِ اصطلاحاتِ پیشہ وراں'' کومرتّب کیا۔اس فرہنگ کے سات حصّے ہیں۔حصہ اوّل تیاریٔ مکانات اورتہذیب وآرائشِ عمارات ،حصہ دوم میں کپڑوں،لباس اوراس فن سے متعلقہ پیشوں کی اصطلاحات جبکہ حصہ سوم میں خوراک اوراس کے لوازمات کاذکرہے۔اس سلسلے میں تیسری جلدہماری رہنمائی کرتی ہے جوچار فصلوں(پہلی فصل ظروف سازی،دوسری فصل پیشہ ورگمیروں،تیسری فصل پکوانوںاورچوتھی فصل تکلُّفاتِ خوراک) اوران فصلوں میں زیرِبیان چوبیس پیشوں کے تقریباَ دوہزاراصطلاحات پرمشتمل ہے(۱۶)۔حصہ چہارم میں سرزمینِ ہندوستان میں مروّج مختلف فنون اورصنعتوں کی اصطلاحات کابیان ہے۔حصہ پنجم میں سواری اورباربرداری کی تفصیل دی گئی ہے۔یہ تین فصلوں(پہلی فصل سواری،دوسری فصل باربرداری اورتیسری فصل کشتی رانی) میں ہے جن میں ۱۲پیشوں کی تقریباَ۱۵۰۰ اِصطلاحات کابیان ہے۔اسی طرح حصہ ششم میں کاشت کاری،باغبانی اورآب پاشی کے اصطلاحات وغیرہ درج ہیں۔آخری اورساتویں حصے میں کل۱۷پیشوں کابیان ہے جوبیوپاری،خدمتی،دستکاری اورتکیہ داری وغیرہ سے متعلق ہیں فرہنگ نویسی کے میدان میں مولوی عبدالحق نے صرف اس پراکتفانہیں کیا بلکہ اُنہوں نے سائنسی موضوعات کی طرف بھی توجّہ دی اورایک مربوط سائنسی فرہنگ مرتّب کی جو اُنہوں نے انجمنِ ترقیٔ اُردونئی دہلی سے ۱۹۳۹ء میں شائع کروائی ۔تین حصوں پرمشتمل اس فرہنگ کے حصہ ٔ اوّل میں کیمیا کی اصطلاات ہیں ، حصۂ دوم ''اِصطلاحاتِ معاشیات،تاریخ وسیاسیات اورعمرانیات ''جب کہ حصہ ٔسوم ''فرہنگِ اصطلاحاتِ طبیعیات'' کے نام سے معنون ہے۔اسی طرح ابرارحسین فاروقی نے ''فرہنگِ اصطلاحاتِ جُغرافیہ'' کی ترتیب کاکام پایۂ تکمیل کوپہنچایا جس کوانجمنِ ترقیٔ اردوکراچی نے شائع کرنے کااہتمام کیا ۔ان تمام فرہنگوں کاسب سے بڑافائدہ یہ ہوا کہ مختلف انگریزی اصطلاحات کے متبادل اُردواصطلاحات سامنے آگئیں۔

اس سلسلے کا ایک اورقابلِ قدر کام''فرہنگِ اصطلاحاتِ بنکاری''کی صورت میں سامنے آیاہے ۔اس میں بھی بینکاری سے متعلقہ انگریزی فنون اوراصطلاحات کواُردوکاجامہ پہنایاگیا ہے۔یہ کام بینک دولت آف پاکستان کی زیرِنگرانی ہوااوراس کی اصلاح وتصدیق کی ذمہ داری انجمنِ ترقی اُردو پاکستان کراچی نے سرانجام دی۔ہمارے ملک بلکہ پورے برِّصغیر میں انگریزوں کے قائم کردہ بینکاری نظام میں شروع سے ہی نظامِ بینکاری کے تمام معاملات انگریزی زبان میں ہی ہوتے چلے آئے ہیں۔لہٰذایہ وقت کاتقاضا تھا کہ ان انگریزی ا صطلاحات کااُردومیں ترجمہ کیاجائے ۔اس ضرورت کے پیشِ نظر یہ عظیم فرہنگ مرتّب کی گئی ۔اس کامقدّمہ بابائے اُردومولوی عبدالحق نے لکھاہے جس میں اُنہوں نے انگریزی اوراُردوزبان کاایک تنقیدی جائزہ پیش کر کے اس ترجمے کی اہمیّت پررشنی ڈالی ہے۔

طبّی اصطلاحات پر مشتمل فرہنگ حکیم غلام جیلانی نے ''مخزن الجواہر''کی صورت میں مرتَّب کی ۔یہ اکیس ہزاراصطلاحات پرمشتمل ایک ضخیم فرہنگ ہے اور تقریباََ چودہ ہزارعربی وفارسی کی قدیم وجدیداورسات ہزارانگریزی طبی اصطلاحات پرمحیط ہے۔آج کل ادب کی دُنیامیں بھی کئی آسانیاں پیداکی گئی ہیں جس کی ایک روشن مثال یہ ہے کہ کلاسیکی ادب کی ترتیب وتدوین میں کسی متن میں مشمولہ غیرمانوس ،ثقیل اورمشکل الفاظ واصطلاحات کے معانی وہاں پرہی درج کیے جاتے ہیں۔اس کی دوصورتیں ہیں ،پہلی صورت یہ کہ ہرصفحے پرحواشی کی صورت میں اوردوسری صورت میں کتاب کے آخرمیں فرہنگ دی جاتی ہے جہاں مشکل اصطلاحات کی تسہیل دی جاتی ہے۔یہی طریقۂ کاررشیدحسن خان نے مثنوی''گُلزارِنسیم''اور''انتخابِ سودا''میں اختیارکیاہے۔آج کل پاکستان کے موجودہ سکولوں اورکالجوں کی نصابی کتابوں کے آخرمیں فہرستِ عنوانات کی مناسبت سے مشکل اورثقیل الفاظ ومحاورات اورضرب الامثال پرمشتمل فرہنگیں دی گئی ہیں۔یہ بہت ہی اچھاطریقہ ہے۔اس سے بچوں کویہ آسانی ہوتی ہے کہ اُنہیں بیک وقت سب کچھ اپنی ہی کتاب میں مل جاتاہے اوردکشنریوں کی تلاش سے بچ جاتے ہیں ۔ جوں جوں وقت گزرتاگیافرہنگ نویسی کادائرہ بھی وسیع سے وسیع تر ہوتاچلاگیا۔چنانچہ مولاناامتیازعلی خان عرشی نے ''فرہنگِ غالب''ترتیب دی۔ غضنفر علی اورمہاراج کرشن کول نے''فرہنگِ مرکباتِ غالبؔ''لکھ کرغالب شناسی کی ایک اورچوٹی سرکی۔اس میں غزلیات،قصائد،مثنوی،قطعات،رُباعیات اورضمیمہ کے عنوانات کے تحت کلامِ غالبؔ میں شامل فارسی آمیزترکیبوں کی وضاحت بھی کی گئی ہے اور حوالے کے طورپراشعاربھی درج کئے گئے ہیں۔غالبؔ ایک ہمہ گیرشخصیّت کے مالک تھے۔اُن کی مشکل پسندی قاری کوواقعی مشکلات سے دوچارکرتی ہے۔ اسی طرح حضرت نسیم امروہوی نے پہلے ''فرہنگِ اقبال(اُردو)کومرتّب کیا۔اس میں بانگِ درا،بالِ جبریل،ضربِ کلیم،ارمغانِ حجاز،باقیاتِ اقبال وغیرہ سے مشکل الفاظ اور تلمیحات واستعارات کی تشریح کلامِ اقبال کے حوالے دے کرکی گئی ہے۔امروہوی صاحب نے''فرہنگِ اقبال(فارسی)بھی مرتّب کی جو تقریباََ گیارہ ہزارالفاظ وتراکیب پرمشتمل ہے۔

تسہیل نگاری کے سلسلے میں ولی احمدخان نے''محاوراتِ داغ کے عنوا ن سے ایک فرہنگ ترتیب دی ہے ۔داغ دہلوی اُردوادب کے ایک عظیم شاعر تھے اور علامہ اقبال جیسی عظیم شخصیّت کی اُستادی کاشرف بھی حاصل ہے۔اقبالؔ داغؔ کے بڑے شیدائی تھےاوراُن کی وفات پراقبال نے اُن کی یاد میں ایک مرثیہ بھی لکھاجس میں اُنہوں نے داغؔ کوخراجِ تحسین پیش کیاہے ۔اسی طرح اقبالیات کوسمجھنے سمجھانے کے سلسلے میں سیّدعابدعلی عابداورڈاکٹراکبرحسین قریشی نے بھی قابلِ قدرخدمات سرانجام دی ہیں۔عابدعلی عابدنے''تلمیحاتِ اقبال''مرتّب کی جس میں اُنہوں نے کلامِ اقبال میں موجودمختلف تلمیحات کی تشریح کی ہے۔اسی نوعیّت کی ایک اورقابلِ قدرکتاب''تلمیحات ومحاوراتِ اقبال''ڈاکٹراکبرحسین قریشی نے بھی تالیف کی ہے۔یہ دراصل ڈاکٹرصاحب کے پی ایچ ڈی کاتحقیقی مقالہ ہے جس پراُن کومسلم یونیورسی علی گڑھ کی طرف سے ڈگری عطاکی گئی۔اس کے علاوہ ڈاکٹراکبرحسین قریشی کاایک اوراہم کارنامہ''فرہنگِ طلسمِ ہوشربا''کی تدوین وترتیب بھی ہے۔طلسمِ ہوشربااُردوادب میں ایک کلاسیک کادرجہ رکھتی ہے جوانتہائی دلچسپ اورسبق آموز بھی ہے۔ٍطلباء اوراساتذہ دونوں کواس کے درس وتدریس میں مشکلات پیش آ تے ۔یہ ڈاکٹراکبرحسین کاکارنامہ ہے کہ اُس نے ہمیں اس مشکل سے نجات دِلائی۔علامہ اقبال پرپی ایچ ڈی لیول کاایک اورمقالہ بعنوانِ''فرہنگِ کلامِ اقبال۔اُردو''بھی لکھاگیاہے۔یہ مقالہ ڈاکٹررُخسانہ کاہے۔اس مقالے کے آغازمیں فرہنگ نویسی کے موضوع پربحث کی گئی ہے۔مشکل الفاظ کی تشریح کے بعدآخرمیں اشاریہ بھی دیاگیاہے۔یہ بھی ایک جامع فرہنگ ہے۔

فرہنگ نویسی کے میدان میں پروفیسرکلیم الدّین احمد کی خدمات بھی ناقابلِ فراموش ہیں۔اُنہوں نےادبی اصطلاحات پرمبنی فرہنگ''فرہنگِ ادبی اصطلاحات''مرتّب کی۔اس میں اُنہوں نے اُن تمام اصطلاحات اورتصوّرات کوپیش کیا ہے جوانگریزی کی وساطت سے اُردوزبان میں رائج ہوگئے ہیں اورجن کے لیے اُردومیں ابھی تک متفقہ طورکوئی اصطلاحی نام وضع نہیں کیاگیاتھابس ہرنقّاد ان اصطلاحات کااُردومیں ذاتی طورپرترجمہ کردیتا۔یہی صورتِ حال ابہام اورغلط فہمی کامؤجب بن جاتی۔اس مسٔلے کوبالآخرکلیم الدّین احمدنے حل کردیا۔

***حوالہ جات:***

۱۔فرہنگِ آصفیہ جلد۳،مولوی سیّداحمددہلوی اُردوسائنس بورڈلاہور۲۰۱۰ء،ص۳۳۹

۲۔جامعُ اللُّغات جلد۵،مولوی محمدرفیع فاضل دیوبند،رائے صاحب رام دیال اگروالا،الہ آباد۱۹۵۴ء،ص۵۱۰

۳۔مؤیدالفضلاءجلد۲شیخ محمدلاد،منشی نول کشور کان پور بھارت،ص۵۹

۴۔نُوراللُّغات جلد۳،مولوی نورالحسن کاکوروی،ص۵۸۳

۵۔تحقیق کافن،ڈاکٹرگیان چند، مقتدرہ قومی زُبان پاکستان ۲۰۱۲ء،ص۵۴۶

۶۔ایضاً،ص۵۴۸

۷۔اٹھارویں صدی کی شاعری کی فرہنگ،ذکاؤالدّین شایان،کیتھوکلرپرنٹرزعلی گڑھ۱۹۸۹ء،ص۲۹

۸۔فرہنگِ انیس جلد۱،نائب حسین نقوی، جمال پرنٹنگ پریس دہلی،۱۵دسمبر۱۹۷۵ء،ص۱۲

۹۔لغات اورلغت نویسی،روایت اورتجزیہ،رؤف پاریکھ، فضلی سنز(پرائیویٹ)لمیٹڈ کراچی،۲۰۱۵ء،ص۲۶

۱۰۔ www.Iranicaonline.org/articles/farhang.e.jahangiri

۱ا۔ www.Iranicaonline.org/articles/farhang.e.anandraj

۱۲۔ www.en.banglapedia.org/index.php?title=Mirza\_Jan\_Tapish

۱۳۔ مخزنِ فوائد تالیف نیازعلی بیگ نکہتؔ دہلوی، مرتِّب ڈاکٹرمحمدذاکرحسین،خُدابخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ انڈیا۱۹۹۸ء،ص ۶

۱۴۔ایضاً

۱۵۔اُردوویکی پیڈیا

۱۶۔ فرہنگِ اصطلاحاتِ پیشہ وراں جلد۱مولوی ظفرالدّین دہلوی، انجمنِ ترقیٔ اُردوپاکستان۱۹۷۷ء،ص ا